49041 ـ چوپایوں میں اس وقت زکاۃ ہو گی جب وہ سارا یا سال کا اکثر حصہ چرتے رہے ہوں

سوال

میرے پاس اونٹ اور بکریاں ہیں سال کا کچھ حصہ تو وہ چرتے ہیں، اور سال کا کچھ حصہ میں خود انہیں چارہ ڈالتا ہوں، تو کیا ان میں زکاۃ ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سوال نمبر (40156) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے کہ چوپایوں میں زکاۃ اس وقت واجب ہوتی ہے جب وہ چرنے والے ہوں، اور چرنے کا معنی یہ ہے کہ وہ سارا سال یا سال کا اکثر حصہ چرتے ہوں، لیکن اگر انہیں نصف برس یا اس کا اکثر حصہ چارہ ڈالا جاتا ہو تو ان میں زکاۃ نہیں ہو گی.

ابن قدامہ رحمہ اللہ " المغنی " میں رقمطراز ہیں:

ہمارے امام (یعنی امام احمد) اور امام ابو حنیفہ رحمہما اللہ کا مذہب یہ ہے کہ اگر وہ سال کے اکثر حصہ میں چرتے ہوں تو اس میں زکاۃ ہو گی.

اور امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اگر وہ سارا سال نہ چرتے ہوں تو اس میں زکاۃ نہیں، کیونکہ زکاۃ کے لیے چرنا شرط ہے، لہذا اسے سارا سال معتبر ہو گا، اور ہماری دلیل چوپایوں میں زکاۃ کےوجوب والے عمومی دلائل ہیں، اور تھوڑا سا چارہ ڈالنے سے چرنے کا نام زائل نہیں ہوتا، لہذا اسے حدیث میں داخل ہونے سے منع نہیں کرتا، اور اس لیے بھی کہ تھوڑی سی مدت کے لیے چارہ ڈالنے سے بچا نہیں جا سکتا، اور اسے سارے سال میں معتبر سمجھنے سے بالکل ہی زکاۃ ساقط ہو جاتی ہے. اھـ مختصرا.

" کیونکہ چوپایوں کے مالکوں کو بعض اوقات لازما چارہ ڈالنا پڑتا ہے، اور وہ اس پر مجبور ہوتے ہیں، مثلا سردی اور برفباری کے موسم میں " اھـ

ماخوذ از: الموسوعۃ الفقھیۃ (23 / 250).

شیخ الاسلام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ تعالی سے دریافت کیا گیا:

ایك شخص کے پاس اونٹ ہیں، وہ چرانے کے ایام میں ان کے لیے چراگاہ خریدتا ہے، تو کیا ان میں زکاۃ ہے ؟

شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" اگر تو سال کا اکثر حصہ چرنے پر بسر ہوتا ہے، مثلا وہ تین یا چار ماہ ان کے لیے چارہ خریدتا ہے، تو وہ اس کی زکاۃ ادا کرے گا، علماء کرام کے اقوال میں سے مشہور قول یہی ہے" اھـ

دیکھیں: مجموع الفتاوی (25 / 48).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

ایك شخص کے پاس سو اونٹ ہیں، لیکن وہ سال کا اکثر حصہ انہیں چارہ ڈالتا ہے، تو کیا اس میں زکاۃ ہو گی ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" جب چوپائے اونٹ یا گائے اور بکریاں وغیرہ سارا سال یا سال کا اکثر حصہ چرنے والوں میں سے نہ ہوں تو اس میں زکاۃ واجب نہیں ہوتی، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں زکاۃ واجب ہونے میں یہ شرط رکھی ہے کہ وہ چرنے والے ہوں.

لھذا اگر مالك سال کا اکثر یا نصف حصہ انہیں چارہ ڈالتا ہے تو اس میں زکاۃ نہیں، لیکن اگر وہ تجارت کے لیے ہوں تو پھر اس میں تجارت کی زکاۃ ہو گی، اور اس طرح یہ تجارتی سامان میں شامل ہونگے، جس طرح فروخت کرنے کے لیے اراضی اور گاڑیاں وغیرہ ہوتی ہیں، جب ان میں سے موجود جانوروں کی قیمت سونے یا چاندی کے نصاب کو پہنچ جائے تو اس میں زکاۃ ہو گی" اھـ

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی " فتاوی الزکاۃ " میں کہتے ہیں:

" جن مواشیوں کو پورا نصف سال چارہ ڈالا جاتا ہے، ان میں زکاۃ نہیں ہے کیونکہ مواشی کی زکاۃ اس وقت واجب ہوتی ہے جب وہ چرنے والے ہوں، اور چرنے والے وہ ہیں جو سارا سال یا سال کا اکثر حصہ قدرتی نباتات کھا کر بسر کریں، لیکن وہ مواشی جنہیں سال کا کچھ حصہ یا نصف برس چارہ ڈالا جاتا ہو ان میں زکاۃ نہیں.

لیکن اگر یہ مواشی تجارت کے لیے ہوں تو ان کا حکم تجارتی سامان کا ہو گا، اور اگر یہ ایسے ہوں تو ہر سال ان کی قیمت کا اندازہ لگا کر اس قیمت میں سے دس کا چوتھائی حصہ یعنی اڑھائی فیصد زکاۃ نکالی جائے گی" اھـ

دیکھیں: فتاوی الزکاۃ (49).

اور " الشرح الممتع " میں کہتے ہیں:

" جب انسان کے پاس اونٹ ہوں جو کہ پانچ ماہ چرتے ہوں، اور انہیں سات ماہ مالک خود چارہ ڈالتا ہو تو ان میں زکاۃ نہیں ہے.

اور اگر چھ ماہ چریں اور انہیں چھ ماہ چارہ ڈالا جائے تو اس میں زکاۃ نہیں ہے.

اور اگر وہ سارا برس چرتے ہوں تو ان میں زکاۃ ہو گی.

اور اگر سات ماہ چرتے ہوں اور انہیں پانچ ماہ چارہ ڈالا جائے تو ان میں زکاۃ ہو گی" اھـ

دیکھیں: الشرح الممتع (6 / 32).

اور مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے:

" چرنے والی بکریوں میں زکاۃ واجب ہوتی ہے... جب وہ سارا سال یا سال کا اکثر حصہ چرتی ہوں " اھـ مختصرا

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (9 / 214).

واللہ اعلم .